سی پیک پر پہلا کنٹینر کب چلے گا ؟

سجاد اظہر 14 جولائی، 2017

Published in: http: www.tajziat.com

مشرقی اور مغربی روٹوں پر کام کی صورتحال کیا ہے ؟ حکومت کی ممکنہ تبدیلی اس منصوبے کو متاثر کرے گی یا نہیں ؟

پاکستان میں تیزی سے بدلتی ہوئی سیاسی صورتحال نے پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑے ترقیاتی منصوبہ ''چین پاکستان اقتصادی راہداری'' کے بارے میں سوالیہ نشان پیدا کر دیا ہے ۔ یعنی اگر پاکستان میں حکومتی سطح پر کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے تو اس کا اس میگا پراجیکٹ پر کیا اثر پڑے گا ؟ یہ صورتحال صرف پاکستان کے لئے نہیں بلکہ برادر ملک چین کے لئے بھی باعث ِ تشویش ہے کیونکہ یہ نہ صرف چین کے تاریخی منصوبے ''ون بیلٹ ون روڈ'' کا پائلٹ پراجیکٹ ہے بلکہ چین اسے اپنے جغرافیائی مفادات میں بھی ایک سنگ ِ میل کی حیثیت سے دیکھ رہا ہے ۔

پاکستان کے وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے نواز حکومت کو کمزور کرنے کی کوششوں کو سی پیک کے خلاف سازش قرار دیا تو اس کے بعد ہی چیف آف آرمی سٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ کوئی بھی رکاوٹ آئے سی پیک کامیاب بنائیں گے ،دراصل آرمی چیف کا اشارہ بھی سیاسی بحران ہی کی جانب تھا۔ سی پیک کے تحت اگرچہ پاکستان میں پچاس ارب ڈالر سے زائد کے منصوبوں پر کام جاری ہے ۔تاہم اصل سوال یہ ہے کہ یہ راہداری کب فعال ہوجائے گی ؟کب چین سے تجارتی قافلے قطار اندر قطار گوادر پہنچنا شروع ہوں گے ؟ مشرقی روٹ کی عملی صورتحال کیا ہے ؟ مغربی روٹ کتنا مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی ہے ؟ ان سوالوں کا جواب نیشنل ہائی وے اتھارٹی ہی دے سکتی ہے کیونکہ وہی اس عظیم قومی منصوبے کی تکمیل میں مصروف ہے ۔ ''تجزیات آن لائن '' نے اتھارٹی کے ترجمان کاشف زمان سے جو تفصیلات معلوم کی ہیں ان سے منصوبے سے وابستہ دونوں روٹوں کی صورتحال معلوم ہوئی کہ اس وقت کتنے فیصد کام ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے ۔ یہ تفصیلات ذیل میں رقم کی جاتی ہیں ۔

خنجراب رائے کوٹ: اس کی لمبائی 335 کلومیٹر ہے ۔اس پر500 ملین ڈالر یعنی تقریباً52ارب روپے لاگت آئی ہے ۔یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے ۔

رائے کوٹ تھاکوٹ: اس کی لمبائی144 کلومیٹر ہے ۔اسے بھی چین کی مدد سے مکمل کیا جا رہا ہے اور توقع ہے کہ یہ سیکشن2019تک مکمل کر لیا جائے گا۔

تھاہ کوٹ سے حویلیاں :یہ120 کلومیٹر کا سب سے اہم سیکشن ہے جو کئی سرنگوں اور پلوں پر مشتمل ہے ۔یہ منصوبہ2016 میں شروع ہوا جو2019تک مکمل ہونے کی امید ہے ۔اسے چین کی روڈ اینڈ برجز کنسٹریکشن کمپنی بنا رہی ہے اور اس پر لاگت کا تخمینہ 136 ارب روپے ہے ۔یہ سیکشن تمام موسمی حالات سے مطابقت رکھ سکے گا۔

ہزارہ موٹر وے (ای:(-35 چھ لین پر مشتمل اس کی مجموعی لمبائی59 کلومیٹر ہے ۔اس پر کل لاگت کا تخمینہ 33 ارب روپے ہے اور اسے ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے مکمل کیا جا رہا ہے ۔ اس کے دو سیکشن اس سال دسمبر تک مکمل کر لئے جائیں گے ۔دسمبر2017تک یہ پورا منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

ہزارہ موٹر وے ایم ون پشاور اسلام آباد موٹر وے سے منسلک ہو جاتی ہے ۔اور یہاں سے دو روٹ نکلتے ہیں ایک مشرقی روٹ جو لاہور سے گوادر براستہ کراچی جائے گا اور دوسرا مغربی روٹ جو کہ اسلام آباد کے نزدیک ایم ون موٹر وے، ہکلہ کے مقام سے ڈیرہ اسماعیل خان سے ہوتا ہوا براستہ کوئٹہ ،گوادر جائے گا۔

مغربی روٹ :

ہکلہ ڈیرہ اسماعیل خان : اس کی کل لمبائی 285 کلومیٹر ہے ۔ چار لائینوں پر مشتمل اس روٹ پر لاگت کا تخمینہ 129 ارب روپے ہے اور اسے پاکستان اپنے وسائل سے تعمیر کر رہا ہے ۔ اس پر تیس سے چالیس فیصد کام ہو چکا ہے اور توقع ہے کہ یہ اگست 2018 تک مکمل کر لیا جائے ۔ اس کے پانچ سیکشن ہیں جن میں سے چار پر کام جاری ہے جبکہ تراب میانوالی سیکشن جس پر دریائے سندھ پر ایک پل کی تعمیر بھی شامل ہے اس پر کام ابھی شروع نہیں ہو سکا ۔

ڈیرہ اسماعیل خان ژوب: اس کی مجموعی لمبائی 210 کلومیٹر ہے ۔ یہ منصوبہ ابھی فزیبیلیٹی سٹڈی کے مراحل میں ہے ۔ چین نے اس منصوبے کے لئے مالی مدد دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے ۔

ژوب کوئٹہ: مجموعی لمبائی 230 کلومیٹر ہے ۔ دو سال پہلے مکمل کر لیا گیا ہے تاہم اس کو مزید چوڑا کرنے کا کام ہو رہا ہے ۔ ژوب سے مغل کوٹ سیکشن کی لمبائی 81 کلومیٹر ہے اور اس پر کام جاری ہے ۔

کوئٹہ سے سہراب : منصوبہ مکمل ہے

سہراب سے ہوشاب: منصوبہ مکمل ہے

ہوشاب سے گوادر: منصوبہ مکمل ہے

یہ مغربی روٹ ہے جس کی کل لمبائی 1153 کلومیٹر ہے ۔ جو ایم ون میں ہکلہ سے شروع ہو کر براستہ ڈیرہ اسماعیل خان اور کوئٹہ گوادر تک جاتا ہے ۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کو امید ہے کہ یہ 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا ۔ تاہم اس کا سب سے مشکل مرحلہ ڈیرہ اسماعیل خان ژوب ہے جس پر ابھی کام شروع نہیں ہوا ۔ ابھی یہ منصوبہ ایک لحاظ سے کاغذوں میں ہی ہے ۔

مشرقی روٹ:

لاہور ملتان : اس کی لمبائی 230 کلومیٹر ہے اور اس پر 159 ارب روپے کی لاگت آ رہی ہے ۔ کام زور و شور سے جاری ہے چالیس سے پچاس فیصد تک کام مکمل ہو چکا ہے ۔ توقع ہے کہ اگست 2018 تک اسے مکمل کر لیا جائے گا ۔

ملتان سکھر392: کلومیٹر پر محیط اس طویل ترین سیکشن پر لاگت کا تخمینہ 296ارب روپے ہے اسے چین کی سٹیٹ کنسٹریکشن کمپنی مکمل کر رہی ہے ۔ اپریل2018 تک 250 کلومیٹر مکمل ہونے کی امید ہے اور2019تک یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا ۔

سکھر حیدر آباد: مجموعی لمبائی296 کلومیٹر،لاگت کا تخمینہ 163 رب روپے ، لیکن اسے بی اوٹی کے تحت بنایا جائے گا،یعنی کمپنی اپنے خرچے سے بنا کر رقم ٹول سے وصول کرے گی ۔ یہ پراسیس ہو رہا ہے اور اگلے ایک دو ماہ میں اس پر کام شروع ہو جائے گا ۔ ستمبر2020اس کی مکمل ہونے کی تاریخ ہے ۔

حیدر آباد کراچی: چھ لین پر مشتمل اس موٹر وے کی لمبائی136 کلومیٹر ہے ۔اسے ایف ڈبلیواوBOT کے تحت بنا رہی ہے ۔36روپے کی مجموعی لاگت کو پورا کرنے کے لئے ایف ڈبلیو او یہاں سے 25 سال تک ٹول وصول کرنے کی مجاز ہو گی ۔یہاں سروس ایریاز بنیں گے ۔80 کلومیٹر سیکشن مکمل ہو چکا ہے اس کے مکمل ہونے کی تاریخ مارچ2018 ہے تاہم اسے چھ ماہ پہلے مکمل کر لیا جائے گا ۔

کراچی گوادر653: کلومیٹر کا کوسٹل ہائی وے پہلے ہی مکمل ہے ۔

لواری ٹنل پچھلے چالیس سال سے زیر تعمیر ہے ۔جو22 ارب روپے کی لاگت سے اس سال مکمل ہو جائے گی ۔ یہاں سے سی پیک کو براستہ افغانستان (واخان) ترکمانستان سے منسلک کرنے کا پروگرام ہے جس کے لئے تینوں ممالک کے درمیان بات چیت جاری ہے ۔

مندرجہ بالا معلومات سے سی پیک کی اصل صورتحال واضح ہوتی ہے کہ کون سے منصوبہ کتنا مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام جاری ہے اور کون سا منصوبہ ایسا ہے جو ابھی شروع ہی نہیں ہوا ۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا موقف ہے کہ مغربی روٹ2019 میں اور مشرقی روٹ2020 میں مکمل ہو جائے گا ۔